تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ

تلمیذ الرحمٰن

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

تلمیذ الرحمٰن (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

تلمیذ الرحمٰن

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

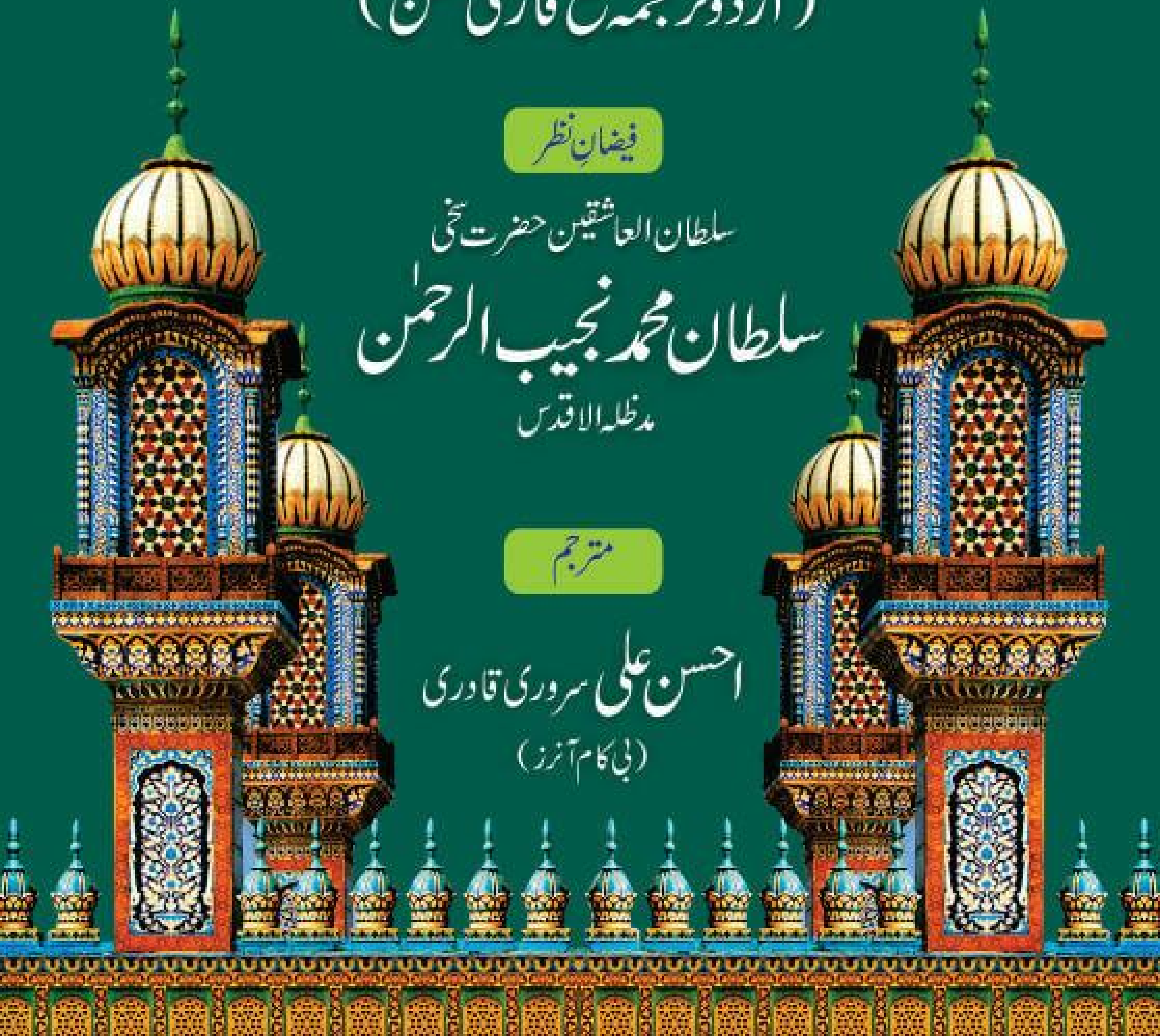

All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب — **تلمیذ الرحمٰن** (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف — **سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو** رحمتہ اللہ علیہ

مترجم — احسن علی سروری قادری (بی کام آنرز)

ناشر — سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل — مارچ 2021ء

تعداد — 500

ISBN: 978-969-2220-10-1

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

کے نام

جو طالبانِ مولیٰ کو علومِ معرفت سے بہرہ ور فرما رہے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پیش لفظ

حمد و ثنا اللہ ہی کے لیے ہے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا اور اسے وہ سب کچھ سکھایا جو انسان پہلے نہیں جانتا تھا۔ ہر علم کا منبع و مخزن اللہ ہی کی ذات ہے اور وہی اپنی طرف راہنمائی فرمانے والا اور ہدایت دینے والا ہے۔

''تلمیذ الرحمٰن'' حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی نادر و نایاب تصنیفِ مبارکہ ہے جس کا تذکرہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی سوانح حیات پر لکھی گئی اوّلین تصنیف ''مناقبِ سلطانی'' میں موجود ہے۔ 'تلمیذ' فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب شاگرد اور طالب ہے اور رحمٰن سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ لہٰذا تلمیذ الرحمٰن سے اللہ کا شاگرد یا اللہ کا طالب مراد ہے یعنی وہ طالبِ مولیٰ جسے اللہ پاک خود تعلیم دے رہا ہے۔

سیّد سلطان شاہ لائبریری جیکب آباد سندھ سے 1977ء میں ایک ضخیم قلمی نسخہ دریافت ہوا جس میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب مجالسۃ النبیؐ، عین الفقر، محبت الاسرار، فضل اللقا، محکم الفقرا دیدار بخش (کلاں)، دیدار بخش (خورد)، سلطان الوھم، تلمیذ الرحمٰن اور عین العارفین کے نسخہ جات ہیں۔ اس نسخہ پر کاتب کا نام موجود نہیں۔ سالِ کتابت 1209ھ ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا طریقہ تصنیف یہ ہے کہ ہر کتاب کے شروع میں بطور مصنف اپنا تعارف کرواتے ہیں اور کتاب کا نام بھی تحریر فرماتے ہیں۔ لیکن حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی کتب بھی موجود ہیں جن میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے نہ ہی اپنے نام کا تذکرہ فرمایا اور نہ ہی کتاب کا، جیسا کہ سلطان الوھم، جس میں وھم اور سلطان الوھم کے موضوع پر تفصیلاً بیان کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب سلطان الوھم ہے۔

اسی ضخیم قلمی نسخہ میں ''سلطان الوھم'' کے فوراً بعد جو کتاب تحریر کی گئی وہ بھی ایسی ہی کتب میں سے ایک ہے۔ جس میں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا نام یا کتاب کا نام درج نہیں فرمایا۔ فقیر میر محمد نے سلطان الوھم کی طباعت کے ساتھ ہی اس کتاب کو نومبر 1998ء میں اسد محمد پرنٹنگ پریس راولپنڈی پاکستان سے شائع کروایا اور یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ سلطان الوھم کے بعد شروع ہو رہی ہے اسے سلطان الوھم (خورد) کا نام دے دیا جبکہ اس کتاب میں وھم کا ایک مرتبہ بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ مناقبِ سلطانی میں سلطان حامد نے حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی جن کتب کا ذکر کیا ہے ان میں بھی 'سلطان الوھم خورد' نام کی کوئی کتاب نہیں۔

حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس عاجز اور حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی انگریزی مترجم عنبرین مغیث سروری قادری کو اس کتاب کا اردو اور انگریزی ترجمہ کرنے کی ذمہ داری

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تفویض کی۔ فارسی متن کی تیاری اور ترجمہ کے لیے انہوں نے جیکب آباد سے دریافت ہونے والا قلمی نسخہ اور فقیر میر محمد کا مطبوعہ نسخہ عطا فرمایا۔ فارسی متن کی تیاری کے دوران ہی اس عاجز اور محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری کو یہ یقین ہو گیا کہ یہ کتاب بلاشبہ ''تلمیذ الرحمٰن'' ہی ہے کیونکہ اس کتاب کا موضوعِ سخن ہی طالبِ مولیٰ ہے۔ اس کتاب میں طالبِ مولیٰ کی صفات و خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب اور وصال پانے سے متعلق طالبِ مولیٰ کے لیے بیشمار ہدایات اور تعلیمات بھی موجود ہیں گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔

میں اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم اور مہربانی کے لیے ان کا شکر گزار ہوں جن بدولت اس نایاب کتاب کا فارسی متن اور آسان فہم ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ میں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اُردو ترجمہ پر نظرِ ثانی فرمائی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے ترجمہ کو طالبانِ مولیٰ کے لیے راہنما بنائے اور انہیں اپنا قرب اور وصال عطا فرمائے۔ آمین

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

پنجاب یونیورسٹی لاہور

لاہور

فروری 2021ء

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم بازیدؒ محمد مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپؒ کی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادرزاد ولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِ حق سے بچے کا نام ''باھُو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھُوؒ رکھا گیا۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خونِ حیدری کی تاثیر اور اسمِ ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔ اس لیے جیسے ہی آپؒ گھر سے باہر تشریف لاتے غیر مسلم اپنے گھروں میں چھپ جاتے۔

حضرت سلطان باھُوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنافی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپؒ نے ظاہری

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جا بجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی تصنیف مبارکہ ''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

☆ ''مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں''۔

☆ گرچہ نیست ما را علمِ ظاہر
ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گرد و نواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن تو معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں پھرتا رہا ہوں۔

اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حضرت سلطان باھُوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے بارے میں رسالہ روحی شریف میں اس طرح رقم طراز ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیٰؐ خوانده است فرزند ما را مجتبیٰ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیٰؐ خلق را تلقین بکن بہرِ خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشد کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپؒ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سیّد عبد الرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اللہ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو روزِ ازل سے آپؒ کا مقدر تھی۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کے پیروکار ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''رسالہ روحی شریف'' میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پردہ اُٹھایا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

☆ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی' اس کے حسنِ بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات و ارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقرا باصفا فنافی اللہ بقاباللہ تصورِ ذات میں محو' تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال پہلے' اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریمِ کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے ساتھ تقدیس و تنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں، اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث و قطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور و قصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لمحہ، ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار بار ان پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔ (رسالہ روحی شریف)

اسمِ اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سرِ نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے نام سے منظّم کیا اور اسمِ اللہ ذات کے فیوض و برکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اللہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے آپؒ متعلق فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبہّ و دستار اور ورد و وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنجِ ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپؒ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

☆ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ وصاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے' غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے' ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے' راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وِصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد کامل ایک ہی نظر سے طالبِ مولیٰ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مزید فرماتے ہیں:

☆ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث وقطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم و بیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف چھتیس (36) کے قریب کتب کے تراجم دستیاب ہیں۔ ان کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔ دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔ عین الفقر (۴)۔ نور الہدیٰ (کلاں) (۵)۔ نور الہدیٰ (خورد) (۶)۔ کلید التوحید (کلاں) (۷)۔ کلید التوحید (خورد) (۸)۔ محک الفقر (کلاں) (۹)۔ محک الفقر (خورد) (۱۰)۔ امیر الکونین (۱۱)۔ محکم الفقرا (۱۲)۔ کشف الاسرار (۱۳)۔ گنج الاسرار (۱۴)۔ رسالہ روحی شریف

www.sultan-ul-faqr-publications.com

(۱۵)۔مجالسۃ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغِ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔محبت الاسرار (۳۳)۔طرفۃ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔(۳۴) تلمیذ الرحمٰن (۳۵)۔سیف الرحمٰن (۳۶) گنجِ دین (اس کتاب کا قلمی نسخہ مئی 1988ء میں ٹبہ پیراں ضلع جھنگ سے دریافت ہوا جس کا ترجمہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی جو کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں' نے ستمبر 2020ء میں کیا۔)

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔مجموعۃ الفضل (۲)۔ عین النجا (۳)۔مفتاح العاشقین (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر وصغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ان کتب کا اعجاز یہ ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے قلب و روح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل راہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن وسنت کے عین مطابق بلکہ قرآن وحدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔تمام تر کتب اسمِ اللہ ذات اور مرشد کامل اکمل وفقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ کا ارشاد ہے:

ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما
ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث علم از قرآن گرفتم و ز حدیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن وحدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن وحدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام ومرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر، سب کی رہنمائی کرتی ہے۔اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام ومرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

☆ اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص و صادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جا سکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پا سکے۔ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

آپؒ اپنی تصنیف امیر الکونین میں جا بجا اس کے متعلق فرماتے ہیں:

باھُو کس نیامد طالبے لائق طلب
حاضر کنم با مصطفیٰؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

کس نیابم طالبے تشنہ طلب
معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب
میر سانم با حضوری راز ربّ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچادوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپؒ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ سے امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھُوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیشِ نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سلطان باھُوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی، ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے''۔

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ حضرت سلطان باھُوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیرِ کامل و مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کے ذکر وتصور اور ذکرِ یاھُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا' آپ مدظلہ الاقدس نے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اُسے دنیا بھر میں عام فرما دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعے اسمِ اللہ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم　　ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا!　　تا رسانم روزِ اوّل باخدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تاکہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تلمیذ الرحمٰن

(اُردو ترجمہ)

وَ بِاللّٰہِ التَّوفِیقِ اِعلَم اَنَّ الوُصُولُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثَلٰثَۃَ اَنوَاعٍ اَوَّلُھَا الوُصُولُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الخُرُوجُ عَن اَفعَالِ البَھِیمَۃِ وَ ھِیَ تَزکِیَۃِ النَّفسِ وَ ثَانِیھَا الوُصُولُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الاِنقِطَاعُ عَن مَاسِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ ھِیَ تَصفِیَۃِ القَلبِ وَ ثَالِثُھَا الوُصُولُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الخُرُوجُ عَن صِفَاتِہٖ وَ ھِیَ تَجلِّیَۃِ الرُّوحِ اَلطَّالِبُ اَن یَخرُجُ عَن صِفَاتِہٖ حَتّٰی یَصِیرُ بَقَاءِ بِصِفَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: اور ہر توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ سے وصال تین درجات میں ممکن ہے اوّل یہ کہ افعالِ بہیمہ سے فارغ ہو جائے، اسے تزکیہ نفس کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ غیر ماسویٰ اللہ سے قطع تعلق کر لیا جائے، اسے تصفیہ قلب کہتے ہیں۔ سوم یہ کہ اپنی صفات سے بھی نجات حاصل کر لی جائے، اسے تجلیہ روح کہتے ہیں۔ جب طالب اپنی صفات سے بھی نجات حاصل کر لیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہو کر بقا پالیتا ہے۔

اے جانِ عزیز! طالب کو چاہیے کہ اپنی صفات سے فانی ہو جائے تاکہ اس میں صرف

www.sultan-ul-faqr-publications.com

صفاتِ الٰہیہ باقی رہ جائیں اور خودی کے درخت کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکے تاکہ واجب الوجود ذات کا اپنی ہستی میں اور اس کی تجلیات کا ہر شے میں مشاہدہ کر سکے۔ پس ہر شے میں وہ موجود ہے جو وجودِ واحد کی دلیل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ (سورۃ الحدید۔3)

ترجمہ: وہی (اللہ) اوّل ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے۔

اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ فنا کی کشتی میں سوار ہو کر مرنے سے قبل مر جائے اور دریائے ھُویت میں سیر کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۃ آلِ عمران۔18)

ترجمہ: اللہ شاہد ہے کہ بیشک اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس علم کا اصول یہ ہے کہ جب ھُو کا اظہار ہوتا ہے تو ھُو کے سوا تمام موجودات کی نفی ہو جاتی ہے اور تصور میں بھی سوائے ھُو کے کچھ نہیں رہتا۔ ربوبیت کا مفہوم یہی ہے کہ صرف وہی ذات وجود میں موجود ہے۔ اس محبت کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ طالب کے جسم اور روح میں انوارِ وحدانیت جلوہ گر ہو جاتے ہیں اور اس کا سرّ اسرارِ ربوبیت کے لائق بن جاتا ہے۔ (اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:)

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّهٗ (حدیثِ قدسی)

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔

طالب اخلاص کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے اور کمر پر حضوری کا کمر بند باندھتا ہے پھر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

عبودیت کی سواری پر سوار ہو کر لگام ہاتھ میں تھامے، میدان میں گھوڑے کو ایسی ایڑھ لگاتا ہے کہ مقامِ احدیت پر پہنچ جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۃ اخلاص۔1)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجئے کہ اللہ احد ہے۔

اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ اپنے قلب کی آبِ توحید سے پرورش کرے اور اپنی روح کو انوارِ حق سے منور کرے، خالقِ کائنات کی تجلیات میں اس طرح غوطہ لگائے کہ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ کا مرتبہ پالے۔ روح کو جان کہتے ہیں اور جان میں سرِّ جاناں ہے۔ اسی سرّ کی بدولت یہ مقام محبوب بلکہ عین محبوب ہے۔ حق تعالیٰ کو تین طرح سے یاد کیا جا سکتا ہے اوّل زبان سے یاد کرنا، دوم دل سے اور سوم سرّ سے۔ حدیثِ قدسی ہے:

❁ اِنَّ فِیْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَةٌ فِی الْمُضْغَةِ نُوْرٌ وَ فِی النُّوْرِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ اَنَا

ترجمہ: بیشک ابنِ آدم کے وجود میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے، اس لوتھڑے میں نور ہے، نور میں سرّ ہے اور سرّ میں انا ہے۔

اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ شہرِ اثنیت یعنی دوئی کو مار کر تباہ کر دے اور اسے جلا کر جڑ سے نکال پھینکے تاکہ شہرِ انانیت یعنی وحدت آباد ہو۔ کیونکہ شہرِ اثنیت کو نفسانی شہر اور شہرِ انانیت کو روحانی شہر کہتے ہیں۔ پس طالب کو چاہیے کہ شہرِ روحانی کا قفل کھول کر اسے آباد کرے تاکہ نفس و شیطان سے نجات پالے، تزکیہ نفس حاصل کر کے دوئی کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نجاست کو قلب اور وجود سے ختم کر دے اور پھر یکتائی کا لباس پہن کر آتشِ محبت کا لبادہ اوڑھ لے تاکہ محبوب کے اسرار کا محرم ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّهٗ (حدیثِ قدسی)

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔

اور شرابِ محبت پی کر ہمیشہ مشاہدۂ حق تعالیٰ میں مست رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (سورۃ البقرہ۔115)

ترجمہ: پس تم جدھر رُخ کرو گے ادھر ہی اللہ کا چہرہ پاؤ گے۔ بیشک اللہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

❁ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَ رَأَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ وَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى وَ لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ غَيْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: میں جس بھی شے کو دیکھتا ہوں اس میں اللہ ہی دکھائی دیتا ہے بلکہ میں نے ہر شے میں اللہ کے سوا کچھ نہیں دیکھا کیونکہ دونوں جہان میں اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (سورۃ البقرہ۔165)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔

اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ اپنے وجود کی عمارت یعنی جسم کو معیشت پر تصور کرے اور اپنے اقوال و افعال، احوال و سکنات، کھانے پینے اور سونے جاگنے کے دوران اللہ کے ساتھ رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (سورۃ الحدید۔4)

ترجمہ: اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حدیثِ قدسی میں فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ نَمْ عِنْدِیْ اِلَّا كَنَوْمِ الْعَوَامِ وَنَمْ عِنْدِیْ كَنَوْمِ الْعُرُوْسِ عِنْدِیْ مَا تَصْنَعَ لِغَیْرِیْ اِلَّا اَنْتَ مَحْفُوْفٌ

ترجمہ: میرے پاس سو جاؤ، عوام کی نیند کی مثل نہیں بلکہ دلہن کی نیند کی مثل۔ میں نے تجھے غیر کے لیے تخلیق نہیں کیا بلکہ تو ہر طرف سے گھرا ہوا ہے۔

طالب کو چاہیے کہ اپنے اقوال، افعال اور احوال میں استقامت اختیار کر کے اپنے وجود کو فاعلِ حقیقی کے مطابق ڈھال لے اور یہ بات جان لے کہ:

❁ لَا فَاعِلٌ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: وجود میں اللہ کے سوا کوئی بھی فاعل نہیں۔

طالب کو چاہیے کہ ہمیشہ دریائے اقرب[1] میں رہ کر اللہ کی محبت حاصل کرے جیسا کہ

---

[1] قرب کی تفصیل یعنی اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ وَ نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ (سورۃ ق ۔16)

ترجمہ: اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

حدیثِ قدسی میں فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ تَنَعَمْ لِیْ وَ سَرِّیْ وَ اَنَا خَیْرٌ لَکَ مِنْ کُلِّ مَا سِوٰی

ترجمہ: تمہاری ہر آسودگی اور خوشی مجھ سے ہی ہے اور میں تیرے لیے ہر شے سے بہتر ہوں۔

اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ اپنی زبان کو ہمیشہ ذکرِ اللہ میں مشغول رکھے اور اپنے دل میں سوائے ذکرِ اللہ کے کسی اور شے کو داخل نہ ہونے دے۔ طالب حکایت و شکایت بیان نہیں کرتا مگر محض اللہ کی خاطر۔

بیت:

خواہم کہ بیخ محبت اغیار برکشیم
در باغ دل رہا نکنم جز نہال دوست

ترجمہ: میں چاہتا ہوں کہ اپنے دل سے اغیار کی محبت کو جڑ سے نکال پھینکوں تاکہ دل کے باغ میں دوست کے پودے کے سوا کچھ نہ ہو۔

طالب کو صبح شام بلکہ ہمیشہ ذکرِ اللہ میں اس طرح مشغول ہونا چاہیے کہ خود سے ہی فانی ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ (سورۃ الاحزاب۔ 42-41)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کرو اور کثرت کے ساتھ ذکر کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔

اگر تو عقلمند مرد ہے تو ہر سانس کے ساتھ ذکر کر، تاکہ تو ایک ہی سانس میں دونوں جہان کا مالک بن جائے۔ اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ اپنے تمام اعضا کو صبح و شام اللہ کے ذکر میں اس طرح مشغول رکھے کہ ہر بال کو زبان مل جائے۔ اپنے دل کو حق تعالیٰ کے دیدار کے لیے بینا کر لے اور اپنے سرّ کو مذکور کی روحانی سیر کروائے تب اسے اپنے تمام اعضا اور ہر شے سے ذکر سنائی دیتا ہے اور تمام اشیا اس کے ساتھ مل کر ذکر کرنے لگتیں ہیں حتیٰ کہ وہ ذاکر سے مذکور بن جاتا ہے۔

بیت:

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ترجمہ: میں تو بن گیا اور تو میں بن گیا۔ میں جسم بن گیا اور تو اس کی جان۔ اب اس کے بعد کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں اور ہوں اور تُو اور ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ (سورۃ البقرہ۔ 152)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔

اے عزیز! طالب کسے کہتے ہیں؟

❁ اَلطَّالِبُ هُوَ الْمُسْتَغْنِيْ عَنِ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا

ترجمہ: طالب وہ ہے جو دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جائے۔

دوسرا مرتبہ یہ ہے:

❁ اَلطَّالِبُ هُوَ الْمُسْتَغْنِيْ عَنْ ذَاتِهٖ

ترجمہ: طالب وہ ہے جو اپنی ذات سے بے نیاز ہو جائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلدُّنْيَا حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰخِرَةُ حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَ هُمَا حَرَامَانِ عَلٰى اَهْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا بَلَغَ الطَّالِبُ طَلَبُ الْحَقِيْقَةِ فَهُوَ الْمَطْلُوْبُ

ترجمہ: دنیا اہلِ آخرت پر حرام ہے اور آخرت اہلِ دنیا پر حرام ہے اور یہ دونوں اہلِ اللہ پر حرام ہیں۔ جب طلبِ حقیقت کی بدولت طالب اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو وہ مطلوب بن جاتا ہے۔

اے عزیز من! طالب کو چاہیے کہ اپنے دل کو معرفتِ حق تعالیٰ کے مختلف مراحل سے گزار کر بینا کر لے اور اپنی بینائی کو مشاہدہ میں صرف کرتے ہوئے ہمیشہ مشاہدہ میں مشغول رہے۔ جان لے کہ مشاہدہ کیا ہے؟

❁ اَلْمُشَاهَدَةُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ الْمَحْبُوْبِ فِي الْحِجَابِ الدَّقِيْقِ وَ حِجَابُ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

الدَّقِیْقِ ھُوَ الْمَخْلُوْقَاتِ کُلِّھَا

ترجمہ: مشاہدہ گہرے حجاب میں محبوب یعنی اللہ کے دیدار کا نام ہے اور گہرے حجاب سے مراد تمام مخلوقات ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۞ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا O (سورۃ النساء۔126)

ترجمہ: اور اللہ ہر شے پر محیط ہے۔

۞ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ O (سورۃ التکویر۔29)

ترجمہ: اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہتا ہے جو کہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

اے عزیز! کیا تو جانتا ہے کہ زہد کیا ہے؟

۞ اَلزُّھْدُ ھُوَ تَرْکُ الدُّنْیَا وَ تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: زہد سے مراد ترکِ دنیا ہے اور ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد ہے جبکہ حبِ دنیا ہر برائی کی بنیاد ہے۔

اور تقویٰ کسے کہتے ہیں؟

۞ اَلتَّقْوٰی ھُوَ تَرْکُ مَا سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: تقویٰ ماسویٰ اللہ ہر شے کو ترک کرنے کا نام ہے۔

کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مَنْ لَهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا پس اسے سب کچھ مل گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی ایک حکایت بیان کرتے ہیں:

مَنْ لَهُ قَنَعَ بِيَا مِنْ غَيْرِنَا كُنَّا لَهُ وَمَا لَنَا بَتٌّ اَنَا لَكَ

ترجمہ: جو میرے ہوتے ہوئے میرے غیر پر قناعت کرتا ہے تو وہ مجھ سے ہر گز نہیں اور میں تیری ہر مراد پوری کرنے کے لیے موجود ہوں۔

جو دونوں جہان سے یک دم فارغ نہیں ہو جاتے وہ میری محبت کا دم کیسے بھر سکتے ہیں! اگر تو میرا طالب ہے تو کسی بھی چیز کی طلب اور چاہت نہ رکھ کہ تیری ہر مراد میں ہوں۔

اے عزیز! کیا تو جانتا ہے کہ فنا کیا ہے؟

اَلْفَنَاءُ هُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ صِفَاتِهٖ

ترجمہ: فنا اپنی صفات سے فارغ ہو جانے کا نام ہے۔

طالب کو چاہیے کہ اپنے دل کو دونوں جہانوں میں بینا رکھے تا کہ اپنے دل میں کسی بھی چیز کو موجود نہ دیکھے اور نہ سمجھے سوائے واجب الوجود کے' اور تمام مخلوقات کو واجب الوجود کی تجلیات کی بدولت ہی قائم سمجھے۔

اے عزیز! جان لو کہ وجود تین ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ چار ہیں یعنی وَاجِبُ الْوُجُوْدِ وَجَائِزُ الْوُجُوْدِ وَمُمْكِنُ الْوُجُوْدِ وَمُمْتَنِعُ الْوُجُوْدِ۔ وَاجِبُ الْوُجُوْدِ کی ابتدا، اوّل اور انتہا نہیں ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہر شے میں موجود ہے۔ جَائِزُ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

الْوُجُوْدِ اسے کہتے ہیں کہ جس کی ابتدا اور انتہا معلوم ہو۔ تمام معلومات کو مُمْکِنُ الْوُجُوْدِ کہتے ہیں یعنی جسے علم کے تحت معلوم کیا جا سکے۔ مُمْتَنِعُ الْوُجُوْدِ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ اپنا ہر سانس اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول گزارے۔

بیت:

انفاس زندہ دار اگر مرد عاقل
کان ہر دو کون ملک تو گیرد بیک نَفَس

ترجمہ: اگر تو عقلمند مرد ہے تو اپنے سانس زندہ رکھ کیونکہ تو ایک ہی سانس میں دونوں جہان کے خزانے حاصل کر سکتا ہے۔

طالب کو چاہیے کہ اپنے ساتوں اندام کو معبود کی طلب میں مشغول رکھے اور دنیا کو اپنے دل سے نکال دے اس کے علاوہ اپنی زبان کو دنیا کی باتیں بیان کرنے سے پاک رکھے اور اپنی روح میں اللہ تعالیٰ سے انس پیدا کرے تاکہ مقامِ محبوبیت تک پہنچ سکے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (سورۃ البقرہ۔152)

ترجمہ: پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

اے عزیز! طالب کو جاننا چاہیے کہ جو وجود اصلی ہو وہ ہرگز معدوم نہیں ہوتا۔

❁ اَلْوُجُوْدُ مَوْجُوْدٌ دَائِمٌ لَا فَنَآءَ لَهٗ اَبَدًا اَلْمَعْدُوْمُ دَائِمٌ لَا بَقَآءَ لَهٗ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: وجود ہمیشہ سے ہے اس کے لیے فنا نہیں اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ معدوم ہمیشہ معدوم رہے گا اس کے لیے بقا نہیں ہے۔

کیا تو جانتا ہے کہ فنا کیا ہے؟

❁ اَلْفَنَاءُ هُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ ذَاتِهٖ هُوَ لَا فَاعِلٌ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰہ اِذَا بَلَغَ الطَّالِبُ فِیْ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ فَلَا یَبْقٰی بَقَائُهٗ اِلَّا هُوَ

ترجمہ: فنا اپنی ذات سے فارغ ہونے کا نام ہے کہ وجود میں اللہ کے سوا کوئی فاعل نہ رہے۔ جب طالب اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے وجود میں کچھ باقی نہیں رہتا اور وہ ھُو کے ساتھ بقا پالیتا ہے۔

اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ خود کو مخلوق سمجھے جس کی تقدیر، مقصد اور رزق لکھا جا چکا ہے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس لیے احکم الحاکمین کے حکم پر راضی اور خوش رہے کیونکہ رضائے حق تعالیٰ مخلوق کی رضا سے مختلف ہے۔ کبھی قسمت ساتھ دیتی ہے کبھی نہیں، کبھی تنگی پیش آتی ہے اور کبھی آسانی، اس لیے چاہیے کہ ہر چیز کو اللہ کی طرف سے سمجھا جائے اور جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے عطا ہو اُسے دل و جان سے قبول کیا جائے اور اس پر قناعت کرتے ہوئے خوش رہا جائے۔ ایسا کرنے پر طالب کو اللہ کا قرب نصیب ہوگا اور روزِ قیامت اس کا شمار صابروں میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (سورۃ البقرہ۔153)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سیّد مغربی جمال علوی رحمتہ اللہ علیہ کے سلوک میں ہے کہ اگر کوئی اللہ کے سوا کسی شے کا ارادہ کرے تو وہ موجبِ شرک ہے۔

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ (سورۃ یونس۔107)

ترجمہ: اور اگر اللہ کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف آئے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں۔

اے عزیز! جب طالب اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی عنایت سے کامل ہو جائے تو وہ جان لیتا ہے جلال ہی جمال تک رسائی کا ذریعہ ہے تب طالب کو چاہیے کہ خود کو جلال سے گزارے تاکہ اللہ کے فضل سے اس کے جمال میں فنا ہو سکے۔ طالب کے وجود میں آفتابِ جلال تب تک طلوع ہو کر اسے روشن نہیں کرتا جب تک اس پر کُلُّ الْوُجُوْدِ غَیْرُ اللّٰہ کی شرح نہ واضح ہو جائے۔ تصفیہ کے بعد جب قلب روشن ہو جاتا ہے تو طالب اللہ تعالیٰ کی مدد سے تمام عالم کا عکس خود اپنے دل میں دیکھتا ہے۔

اے عزیز! جان لو کہ طالب کے لیے کھانا پینا تین طرح سے ہے اوّل شریعت کے لحاظ سے، دوم طریقت کے لحاظ سے اور سوم حقیقت کے لحاظ سے۔ شریعت کے لحاظ سے کھانے سے مراد ہے کہ رزاق کی یاد کے لیے کھائے اور معبود کی طاعت میں زندگی گزارے۔ طریقت کے لحاظ سے کھانے سے مراد یہ ہے کہ اپنی ذات میں تفکر کرے اور حقیقت کے لحاظ سے کھانے پینے سے مراد یہ ہے کہ اپنی ذات میں مشاہدہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حق کرے کیونکہ وجود کی حقیقت حق کے سوا کچھ نہیں۔ اس مقام پر کھانا اور کھانے والا دونوں حقیقت میں واحد ہیں۔

فرد:

قضا شوی فرا ز چون اصل فانی

چو دریا ہر چہ باشی میدانکہ عین آنی

ترجمہ: فنا ہو جاؤ کیونکہ پہلے سے ہی تمہاری حقیقت فنا ہونا ہے۔ جان لو کہ جو بھی چیز دریا میں جاتی ہے وہ فنا ہو جاتی ہے۔

❁ اِذَا بَلَغَ الطَّالِبُ فِیْ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَا مَوْجُوْدٌ اِلَّا هُوْ

ترجمہ: جب طالب اس مقام تک پہنچتا ہے تو وہاں ھُو کے سوا کچھ موجود نہیں ہوتا۔

اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں اس قدر استغراق کرے کہ خود سے فانی ہو جائے۔ کیونکہ جب وہ مقامِ فنا پر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حسبِ مراتب اس پر بلند مقامات کھول دیتا ہے اور وہ اپنے محبوب و مطلوب یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات میں دیدار کرتا ہے۔ اے عزیز! جب تو اللہ تعالیٰ کی عنایت اور فضل سے اس دولت تک پہنچے گا تو تجھ سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں رہے گی۔

❁ اِذَا خَلَصْتَ عَلٰی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاَیْتَ الْمَحْبُوْبِ فِیْ ذَاتِهٖ اِذَا یَکْفِی الطَّالِبُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ اَیْ لَا مَوْجُوْدٌ اِلَّا هُوْ۔

ترجمہ: جب طالب کا اعتقاد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پختہ ہو جاتا ہے تو وہ اپنی ذات میں محبوب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کا دیدار کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے طالب کے لیے کافی ہوتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ھُو کے سوا کچھ بھی موجود نہیں۔

اے عزیز! مومن کسے کہتے ہیں؟ مومن کی پانچ علامات ہیں اوّل دائمی مرض میں مبتلا ہونا، دوم دائمی غم برداشت کرنا، سوم دائمی مظلوم ہونا، چہارم دائمی صبر اختیار کرنا، پنجم فقر کو خود پر لازم سمجھنا۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❁ لَوْ عَلِمَ الْاِنْسَانُ مَا لَهٗ عِنْدِیْ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ یَارَبِّ اَمِتْنِیْ اَمِتْنِیْ وَ اَیْزَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ طَلَبُ الْمَوْلٰی فَرِیْضَةٌ وَتَرْکُ الدُّنْیَا وَاجِبٌ۔

ترجمہ: اگر انسان جان لے کہ میرے پاس اس کے لیے (موت کے بعد) کیا (نعمت) ہے تو وہ ہر وقت یہی کہے یاربّ! مجھے موت دے، مجھے موت دے۔ مومنین کے لیے لازم ہے کہ طلبِ مولیٰ کو فرض اور ترکِ دنیا کو واجب سمجھیں۔

جب تک طالب غیر اللہ سے نجات نہیں پائے گا اللہ کے نزدیک اس وقت تک وہ سوئے ہوئے وجود والا ہی ہوگا۔ مومن کسے کہتے ہیں؟ مومن کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ اور زبان سے ناحق کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور اس حدیثِ نبویؐ پر عمل پیرا رہے:

❁ اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَشَفْقَةُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے حکم کی تعظیم کرو اور مخلوقِ خدا پر شفقت کرو۔

حدیثِ قدسی میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اَلْبُعْضُ عِبَادِیْ اِلٰی مَنْ عَبَدَنِیْ خَوْفٌ عَلَیْهِمْ جَهَنَّمَ وَطَمَعَ الْجَنَّةَ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ترجمہ: میرے بعض بندے ایسے ہیں جو جہنم کے خوف اور جنت کی طمع میں میری عبادت کرتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

۞ اَلصَّلٰوۃُ مِعۡرَاجُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

ترجمہ: نماز مومنین کی معراج ہے۔

کیا تو جانتا ہے کہ کونسی نماز مومن کی معراج ہے؟ مومن کو چاہیے کہ دنیا سے وضو اور آخرت سے غسل کرے اور اپنے نفس کی قربانی دے کر فنا کے دریا میں غوطہ لگائے تب وہ ''نماز مومن کی معراج ہے'' کے مقام پر پہنچے گا۔ تکبیرِ تحریمہ تکبیر اولیٰ کو کہتے ہیں۔ تکبیرِ تحریمہ سے کیا مراد ہے؟ یعنی خود پر ماسویٰ اللہ کو حرام کر لیا جائے۔ مومن تین کاموں میں مشغول رہتا ہے اوّل عبادت، دوم عبودیت، سوم ذات۔ عبادت کیا ہے؟ جس کے عوض حور و قصور، غلمان، وِلدان اور جنت کی دیگر نعمتیں ملتی ہیں۔ عبودیت کیا ہے؟ اگر یہ اللہ کی محبت پر مبنی ہو تو اس کے عوض میں طالب اپنی حقیقت جان لیتا ہے۔ تاہم مومن کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ کا طالب رہے۔ ذات سے کیا مراد ہے؟ اپنے ارادے سے فارغ ہو جانا اور اللہ تعالیٰ کی عنایت اور فضل سے اللہ تعالیٰ کی ذات تک پہنچ جانا۔ اے عزیز! ہر شے کا معاوضہ ہے اور ذاتِ باری تعالیٰ کا معاوضہ طالب کی اپنی ذات ہے۔ جب تک طالب اپنی ذات سے فانی نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کی ذات تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی کے متعلق فرمان ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

❁ دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالَ اِلَى اللّٰهِ

ترجمہ: اپنی ذات کو چھوڑ دو تا کہ اللہ تک پہنچ جاؤ۔

مومن کو چاہیے کہ خود کو حق تعالیٰ کے مدِ نظر سمجھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ○ (سورۃ العلق۔14)

ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟

❁ فِيْهِ اِشَارَةٌ اِلَى الرُّؤْيَةِ وَهُوَ تَعَلَّمَهُ جِبْرَائِيْلُ صَلٰوةُ اللّٰهِ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ سِرًّا وَ جَهْرًا (بخاری شریف۔50)

ترجمہ: اس (مندرجہ بالا آیت) میں دیدار کی طرف اشارہ ہے جس کے متعلق انہیں جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ اللہ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو (یہ گمان رکھو کہ) وہ تمہیں پوشیدہ و ظاہر ہر جگہ دیکھ رہا ہے۔

اپنی حرکات و سکنات، احوال و اقوال اور افعال کے لحاظ سے بندہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ م بِالْعِبَادِ (سورۃ مومن۔44)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

دوم مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا ہے یعنی فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہے۔ پس آسمانوں سے دل مراد لینا چاہیے اور وجود کو زمین تصور کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اللہ کا ارادہ، قدرت، علم اور چاہت وجود پر محیط ہے اس لیے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ضروری ہے کہ اپنے ارادہ، قدرت، علم، حکم اور امر سے فارغ ہو جائے تاکہ رضا اور ساکن مع اللہ[1] کا مقام حاصل ہو جائے۔

❁ اِعْلَمْ اَنَّ الْقُرْاٰنَ مَكْتُوْبٌ مِنَ الْعَاشِقِ اِلَى الْمَعْشُوْقِ

ترجمہ: جان لو کہ قرآن ایک عاشق کی طرف سے اپنے معشوق کے لیے خط ہے۔

پس اے عزیز! قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور کتاب ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس پر عمل کرنے اور دین کی تبلیغ و رسالت کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی بارگاہ میں محبوب اور دونوں جہان کا مقصود قرار دیا، انہیں دونوں جہان کی بادشاہی عطا کی، ان کے سر پر تاجِ عزت رکھا اور ان کے متعلق فرمایا:

❁ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو دونوں جہان پیدا نہ کرتا اور اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو اپنی ربوبیت ظاہر نہ کرتا۔

اے عزیز! اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرو بلکہ اللہ کی رضا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۃ آلِ عمران۔ 31)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری

---

[1] ساکن مع اللہ سے مراد ہے ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں رہنا۔ ساکن مع اللہ رہنے والے کو مسکین بھی کہتے ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثِ مبارکہ ہے ''الٰہی! مجھے مسکین بنا کر رکھ اور میرا حشر مسکینوں کے ساتھ کر''۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اسی طرح قرآن میں ہے کہ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت کی بدولت اپنے آپ کو قرآن کی تعلیمات سے آراستہ، روشن اور منور نہ کیا وہ اندھا ہے جو تاریکی و ظلمت میں رہے گا۔ پس جو قرآن تو پڑھتا ہے لیکن اسے فراموش کر دیتا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتا تو اس کے متعلق وعید ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

۞ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ○ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ○ (سورۃ طٰہٰ ۔126-124)

ترجمہ: اور جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو اس کی روزی تنگ کر دی جائے گی اور اسے قیامت کے روز اندھا اُٹھایا جائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اُٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا۔ ارشاد ہوگا: جس طرح (دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تُو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تُو (بھی) بھلا دیا جائے گا۔

اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ ہمیشہ ذکرِ اللہ میں مشغول رہے اور ذکر سے کبھی بھی فارغ نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے قرب کے لیے خلوت نشینی اختیار کرے تا کہ استقامت کے ساتھ ذکرِ اللہ جاری رکھ سکے اور شیطانی خیالات سے ان کی نفی کے ذریعے نجات پا سکے، دنیاوی زندگی کی لذات اور شہوات کو کم کرے تا کہ ذکر اللہ کی شیرینی سے اللہ کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

برہان عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ معرفت اور غلامی نصیب ہو۔

❁ اَلذَّا کِرُ هُوَ الْخَارِجُ عَنْ ذِكْرِ مَاسِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: ذاکر وہ ہے جو غیر ما سویٰ اللہ کے ذکر سے فارغ ہو۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (سورۃ الکہف۔24)

ترجمہ: اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کرو کہ خود کو بھی فراموش کر دو۔

اے عزیز! جان لو کہ توبہ کیا ہے؟

❁ اَلتَّوْبَةُ هُوَ الْخُرُوْجُ عَنِ الذُّنُوْبِ وَالرُّجُوْعُ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: توبہ سے مراد گناہوں سے خلاصی پانا اور اللہ کے احکام کی طرف رجوع کرنا ہے۔

جیسا کہ اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا:

❁ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (سورۃ التحریم۔8)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کے حضور رجوعِ کامل سے خالص توبہ کرو۔

❁ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ (سورۃ نوح۔10)

ترجمہ: پس میں نے کہا کہ تم اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

❁ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ

ترجمہ: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

پس طالب کو چاہیے کہ ماضی کی غلطیوں اور گناہوں سے توبہ کرے اور معصیت سے نجات حاصل کر لے اور اپنے ساتوں اندام کو معصیت کے قریب بھی نہ جانے دے اور دن رات اپنے ساتوں اندام کی حفاظت کرے تاکہ وہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو سکیں۔ جیسے ہی اللہ تعالیٰ کی عنایت سے وہ استقامت اختیار کرے گا تب غلطیوں اور گناہوں سے ہمیشہ کے لیے خلاصی پالے گا اور اس کے اقوال، احوال اور اس سے صادر ہونے والے افعال سب نیکیوں میں بدل جائیں گے۔

اے عزیز! جان لو کہ توبہ کے تین مراحل ہیں اوّل گناہوں سے توبہ، دوم انانیت سے نجات پانا، سوم رویت حاصل کرنا۔ پس جاننا چاہیے کہ توبہ کیا ہے؟ طالب کو چاہیے کہ سب سے پہلے اس مثنوی پر عمل کرے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مثنوی:

ای وجود تو ہست دیگ لذیذ
چاشنی دار او زبان عزیز

ترجمہ: اے عزیز! تیرا وجود ایک لذیذ دیگ کی مثل ہے اور تیری زبان لذتوں کی خواہش رکھتی ہے۔

گفتم دیگ گر بود بیا!

کہ سوئ دیگ شر نمی برید

ترجمہ: دیگ نے مجھ سے کہا کہ اگر مجھ سے کچھ چاہیے تو آ! لیکن اگر یہ دیگ شر سے بھری ہوگی تو تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

بی باک اوّل او را بآب توبہ بشوید

چوں شود پاک نام ای روئ گوید

ترجمہ: پہلے بے باک ہو کر اپنے وجود کی دیگ اور اپنی زبان کو توبہ کے پانی سے دھو۔ جب یہ پاک ہو جائیں گے تب تیری زبان اللہ کے ذکر اور تیرا وجود اللہ کے دیدار کے لائق ہوگا۔

طالب کو چاہیے کہ اپنے وجود کو دنیا کی لذات اور حظوظ سے پاک کرے، اپنی زبان کو دوست (اللہ) کے علاوہ غیر کے تذکرہ سے پاک کرے، اپنے دل کو غیر کی محبت سے پاک کرے اور اپنے سِرّ کو نفس کی مرضی پر چلنے سے پاک کرے۔ پس یوں وہ اللہ کی عنایت سے صغیرہ و کبیرہ گناہوں اور غلطیوں سے نجات حاصل کر کے ہمیشہ نیکیوں کی طلب میں رہے گا۔ اس کی روح نفس کی قید سے خلاصی پا لے گی اور مقامِ علّیین کی طرف پرواز کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیر الی اللہ کرے گی۔ یہ ہے گناہوں سے توبہ کرنا۔

جان لو کہ انانیت کیا ہے؟ طالب کو چاہیے کہ اپنی تصوراتی دنیا سے باہر آئے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تا کہ حقیقت سے آشنا ہو اور ہر حال میں خود کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سمجھے جس کی تقدیر اور رزق لکھا جا چکا ہے اور جان لے کہ حق تعالیٰ ظاہر و باطن میں اسے دیکھ رہا ہے۔ پھر انانیت سے نجات پا لے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ انا پسند کو اپنے گناہ نظر نہیں آتے۔ جب وہ انانیت سے نجات پائے گا تب ہی اسے مقامِ فنا حاصل ہو گا۔ جب طالب مقامِ فنا پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اسے علم الیقین عطا کرتا ہے اور وہ ہر وقت قلب کا نظارہ کرتا ہے۔ پس وہ اپنی ذات میں اور ہر شے میں مشاہدۂ حق کرتا ہے۔ یہ ہے انانیت سے نجات پانا۔

اے عزیز! جان لو کہ رویت کیا ہے؟ طالب کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سیر جاری رکھے اور جو مرتبہ بھی حاصل ہو اس سے گزر جائے اور کسی کی طرف بھی نظر نہ کرے بلکہ اس سے بھی عالی مرتبہ کی طلب کرے تا کہ اس کی سیر رکے نہیں جیسا کہ سلطان الانبیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز ترقی کرتے ہوئے ستر درجوں سے گزرتے لیکن اس روحانی سیر پر کہیں بھی رکتے نہیں بلکہ اس سے بھی عالی مرتبہ کی طلب کرتے۔ طالب کو بھی چاہیے کہ جو بھی مقام حاصل ہو اس پر نہ قناعت کرے نہ قیام، تب اللہ تعالیٰ اسے کمال درجہ ہمت عطا کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ جائے گا۔ یہ ہے رویت حاصل کرنا۔

مشاہدہ کیا ہے؟

❁ اَلْمُشَاهَدَةُ هُوَ الْفِرَاغُ النَّفْسِ وَ الشَّيْطٰنِ

ترجمہ: مشاہدہ نفس اور شیطان سے نجات پانے کا نام ہے۔

اے عزیز! جاننا چاہیے کہ مجاہدہ کیا ہے؟ طالب کو چاہیے کہ رات دن نفس و شیطان کے ساتھ جنگ کرے اور نفس کو اس کی کوئی بھی مراد (لذت) نہ دے جب تک شیطان سے خلاصی پا کر اپنی مراد (اللہ) کو نہ پہنچ جائے۔ تب اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستہ کھول دے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی حضوری اور قرب پا لے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مجاہدہ سے مراد کم کھانا، کم پینا، کم سونا اور غنا و فقر کو اختیار کرنا ہے۔ پس اے عزیز! طالب کو چاہیے کہ غنا و فقر اختیار کرے۔ جان لو کہ غنا و فقر کیا ہے؟

❁ اَلْغِنَاءُ اِنْقِطَاعُ الطَّمَعِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ اَیْ ھُوَ الْمُسْتَغْنِیْ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْغِنَاءُ ھُوَ التَّجْرِیْدُ وَ تَفْرِیْدُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا تَخْرُجُ

ترجمہ: غنا غیر اللہ سے طمع نہ رکھنے میں ہے یعنی غنی غیر اللہ سے بے نیاز ہوتا ہے۔ غنا غیر اللہ سے تجرید[1] و تفرید[2] اختیار کرنے میں ہے یعنی غیر اللہ سے اس طرح خلاصی پانا جیسا کہ خلاصی پانے کا حق ہے۔

---

[1] تجرید یہ ہے کہ طالب ہر ایک مقام سے نکل کر تنہا ہو گیا ہے، نفس اور شیطان سے اس نے خلاصی پا لی ہے۔ مقامِ حضور ہمیشہ اس کے مدِ نظر رہتا ہے۔ منظور ہو کر اس نے نفسِ مطمئنہ حاصل کر لیا ہے۔ اب اس مقام پر شیطان نہیں پہنچ سکتا۔

[2] تفرید اسے کہتے ہیں کہ طالب فرد ہو بظاہر شب و روز عام لوگوں کی طرح رہتا بستا ہو اور ان سے تعلقات رکھتا ہو یعنی عام انسانوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہو لیکن درحقیقت وہ مقامِ فردیت اور ربوبیت میں غرق ہو۔ حضرت شیخ شہاب الدینؒ فرماتے ہیں: تجرید میں اغیار کی نفی ہے اور تفرید میں اپنے نفس کی نفی ہے۔

(شمس الفقرا: تصنیف لطیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ شَرْفُ الْمُؤْمِنِ قِیَامُہٗ بِاللَّیْلِ وَ عِزَّۃُ الْمُؤْمِنِ اِسْتَغْنَاءُ عَنِ النَّاسِ وَالْفَقْرُ الْحَقِیْقِیُ ھُوَ الْمُرْشِدُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لِطَّالِبِ

ترجمہ: مومن کا شرف رات کو قیام کرنے میں اور مومن کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔اور فقرِ حقیقی ہی طالب کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

اے عزیز! جان لو کہ جبرائیل علیہ السلام نے شبِ معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی یا رسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فقر کو جو مرتبہ عطا کیا ہے اس سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں کیونکہ یہ مقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی تک پہنچاتا ہے۔اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فقر کو اپنا فخر قرار دیا۔

رسالہ عربیہ[1] میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ قُلْ لِاَصْحَابِكَ وَاَحْبَابِكَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ صُحْبَتِیْ فَعَلَیْہِ بِالْفَقْرِ

ترجمہ: اے غوث الاعظمؓ! اپنے اصحاب اور اپنے احباب سے کہہ دو کہ تم میں سے جو کوئی میری صحبت چاہتا ہے وہ فقر اختیار کرے۔

اے عزیز! جان لو کہ فقر کیا ہے؟ یعنی کوئی بھی چیز اس کے نزدیک اہمیت نہیں رکھتی اور وہ بے نیاز ہوتا ہے پس جنت بھی اس کی آرزو میں رہتی ہے۔

---

[1] یہ سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف مبارکہ ہے جو الرسالۃ الغوثیہ کے نام سے معروف ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اَلْمُؤْمِنُ مُلُوْكُ الْجَنَّةِ

ترجمہ: مومن جنت کے بادشاہ ہیں۔

اے عزیز! جان لو کہ اَلْمُؤْمِنُ اَنِیْسُ الرَّحْمٰنِ یعنی مومن رحمٰن کا مونس ہوتا ہے' سے کیا مراد ہے؟ وہ مومن جس کی زبان کے لیے بس ذکرِ اللہ ہی کافی ہو اور ساتوں اندام کے لیے متابعتِ رسولؐ کافی ہو اور اس کے دل کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی محبت کافی ہو۔ ایسا ہی مومن اللہ کا مونس ہوتا ہے۔

اے عزیز! جان لو کہ اَلْمُؤْمِنُ خَوَاصُ الرَّحْمٰنِ یعنی مومن رحمٰن کی صفات کا حامل ہوتا ہے' سے کیا مراد ہے؟ وہ مومن جس کا جسم جسمانی لوگوں کے ساتھ اور جس کی روح ارواح کے ساتھ ہو اور جس کا سِرّ اللہ تعالیٰ کے قرب سے مشرف ہو۔ مزید یہ کہ وہ متابعتِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آگاہ ہو۔ ایسا ہی مومن اللہ کی صفات کا حامل ہوتا ہے اور اس کی روح ملکوت تک رسائی پا چکی ہوتی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تلمیذ الرحمٰن

(فارسی متن)

وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ اِعْلَمْ اَنَّ الْوُصُوْلُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثَلٰثَۃَ اَنْوَاعٍ اَوَّلُھَا الْوُصُوْلُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ اَفْعَالِ الْبَہِیْمَۃِ وَ ھِیَ تَزْکِیَۃِ النَّفْسِ وَ ثَانِیْھَا الْوُصُوْلُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الْاِنْقِطَاعُ عَنْ مَاسِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ ھِیَ تَصْفِیَۃِ الْقَلْبِ وَ ثَالِثُھَا الْوُصُوْلُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ صِفَاتِہٖ وَ ھِیَ تَجْلِیَۃِ الرُّوْحِ اَلطَّالِبُ اَنْ یَخْرُجُ عَنْ صِفَاتِہٖ حَتّٰی یَصِیْرُ بَقَاءِ بِصِفَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

ای جانِ عزیز! طالب را باید کہ از صفاتِ خود فانی شود تا بصفات اللہ تعالیٰ باقی گردد و درخت خودی را از بیخ برکند تا در ذات خود و در ذات کل منظورات تجلیات واجب الوجود مشاہدہ کند ففی کُلِّ شَیْئٍ اٰیَتِہٖ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ ۔ای عزیز! طالب را باید کہ در کشتی فنا بنشیند مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا گردد و در دریائے ہویت سیر کند کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وقاعدہ علم بدین است کہ چون بالاھو آید ہمہ موجودات را اِلَّا ھُوْ کند در تصورات اِلَّا ھُوْ ربوبیت است دل خود را بر استادہ گرداند و ثمرہ محبت جسد و روح خود را در انوار وحدانیت جلوہ دہد و سرّ خود را در اسرار ربوبیت میسر گرداند اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ و تاج اخلاص بر سر نہد و کمر بند حضور در میان بندد و بر مرکب عبودیت سوار شود و در دست گیرد و در میان میدان اسپ را بتازد تا در مقام احدیت برسد کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

ای عزیز! طالب را باید کہ دل خود را بآب توحید پرورش دہد و روح خود را در انوار ظہور حق منور گرداند و در

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تجلیات صانع غواصی کند تا گوہر اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ بدست آید زیرآنچہ روح را جان میگویند و درون جان سِرُّہٗ آنرا جانان میگویند وآن مقام از ان محبوب است بلک عینی محبوب ۔ و یاد کردن حق تعالیٰ بر سہ نوع است اوّل یاد بزبان دوم بدل سیوم بسرّ و حدیث قدسی اِنَّ فِیْ جَسَدِ اِبْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃٌ فِی الْمُضْغَۃِ نُوْرٌ وَ فِی النُّوْرِ سِرٌّ وَ فِی السِّرِّ اَنَا۔ ای عزیز! طالب را باید کہ شہر اثنیت را بتازد و غارت کند وسوزد و از بیخ برکند تا شہر انانیت آبادان شوی زیرآنچہ شہر اثنیت را شہر نفسانی میگویند وشہر انانیت را شہر روحانی میگویند ۔پس طالب را باید کہ قفل شہر روحانی را آباد کند تا از نفس و شیطان خلاص یابد وتزکیہ نفس حاصل کند ونجاست دوئی را از قلب وقالب زائل کند وکسوت یگانگی بپوشد و درسرای پردہ محبت درآتشی درآید تا محرم اسرار محبوب گردد کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ وشراب محبت بنوشد وہمیشہ درسکر مشاہدہ حق باشد کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ قال امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابوطالب کرم اللہ وجہہ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَأَیْتُ اللّٰهَ فِیْهِ وَمَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰی وَلَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ غَیْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

ای عزیز! طالب را باید کہ عمارت قالب بر معیشت تصور در اقوال و افعال و احوال وسکنات وخوردن و آشامیدن و درخفتن آرام و بیدار شدن مع اللہ باشد کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ وحدیث قدسی نَمْ عِنْدِیْ اِلَّا کَنَوْمِ الْعَوَامِ وَ نَمْ عِنْدِیْ کَنَوْمِ الْعُرُوْسِ عِنْدِیْ مَا تَصْنَعُ لِغَیْرِیْ اِلَّا اَنْتَ مَحْفُوْفٌ۔ طالب را باید کہ در اقوال و افعال و احوال استقامت کند قالب را بر فاعل حقیقی کند و بداند کہ لَا فَاعِلُ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰہُ و دائم در دریائے اقرب انس گیرد کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ حدیث قدسی تَنَعَّمْ لِیْ وَ سِرِّیْ وَ اَنَا خَیْرٌ لَكَ مِنْ كُلِّ مَاسِوٰی۔

ای عزیز! طالب را باید کہ زبان خود را دائم در ذکر اللہ دارد و در دل خود ہیچ چیز را راہ ندہد مگر بذکر اللہ

تعالیٰ، حکایت وشکایت طالب را نباشد مگر لوجہ اللہ۔

بیت:

خواہم کہ بیخ محبت اغیار برکشیم   در باغ دل رہا نکنم جز نہال دوست

در صبح شام بلک علی الدوام بذکر اللہ چنان مشغول باشد کہ از خود فانی شود کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝ انفاس پاس دار اگر مرد عاقلی تا ہر دو کون تو گردد بیک نَفَس۔ ای عزیز! طالب را باید کہ ہمہ اعضای خود را بذکر اللہ تعالیٰ وقت صبح وشام مشغول کند کہ در ہر موی زبان یابد و دل خود را در خاصہ حق تعالیٰ بینا گرداند و سر خود را بامذکور سیر گرداند تا ذاکر اعضا خود و کل منظورات بشنود و باہمہ اشیا ذاکر شود و پس بجای ذاکر ہمیں مذکور ماند۔

بیت:

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی   تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ۝

ای عزیز! طالب کرا گویند اَلطَّالِبُ ھُوَ الْمُسْتَغْنِیْ عَنِ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا و مقام دوم اَلطَّالِبُ ھُوَ الْمُسْتَغْنِیْ عَنْ ذَاتِہٖ۔ قال علیہ السلام اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ وَ الْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَ ھُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَھْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِذَا بَلَغَ الطَّالِبُ طَلَبُ الْحَقِیْقَۃِ فَھُوَ الْمَطْلُوْبُ۔

ای عزیز من! طالب را باید کہ دل خود را بانواع معرفت حق تعالیٰ بینا گرداند و بینائی خود را در مشاہدہ صرف کند و دائم در مشاہدہ باشد و بداند کہ مشاہدہ چیست اَلْمُشَاھَدَۃُ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ الْمَحْبُوْبِ فِی الْحِجَابِ الدَّقِیْقِ وَ حِجَابُ الدَّقِیْقِ ھُوَ الْمَخْلُوْقَاتِ كُلِّھَا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ۝ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ای عزیز! بدانی کہ زہد چیست اَلزُّھدُ ھُوَ تَرْکُ الدُّنْیَا وَ تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وتقویٰ چیست اَلتَّقْوٰی ھُوَ تَرْکُ مَا سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی زیرا آنچہ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَاکِیًا عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَنْ لَہٗ قَنَعَ بِیَا مِنْ غَیْرِنَا کُنَّا لَہٗ وَمَا لَنَا بَتٌّ اَنَا لَکَ ہر دو کون بیک جو نہ میخیزند ایشان دم از محبت کجا زنند اگر طالب مای مطلب ہیچ مرادی گزین یافتن ماست ترا جملہ مرادی ۔ای عزیز! بدانی کہ فنا چیست اَلْفَنَاءُ ھُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ صِفَاتِہٖ طالب را باید کہ دو عالم موجودات دل خود را بینا گرداند و در دل خود ہیچ چیز موجود نہ بیند و نہ داند اِلَّا وَاجِبُ الْوُجُوْدِ زیرا آنچہ کل مخلوقات بتجلیات وَاجِبُ الْوُجُوْدِ داند و مر برو قائم داند۔

ای عزیز! بدانکہ وجود سہ است و بعضی گویند کہ چہار اند وَاجِبُ الْوُجُوْدِ وَجَائِزُ الْوُجُوْدِ وَمُمْکِنُ الْوُجُوْدِ وَمُمْتَنِعُ الْوُجُوْدِ۔وَاجِبُ الْوُجُوْدِ را ابتدا اوّل و انتہا نیست ہمیشہ موجود است وکل منظورات و جَائِزُ الْوُجُوْدِ آنرا گویند زیرا آنچہ ابتدا و انتہا معلوم است وکل معلومات را مُمْکِنُ الْوُجُوْدِ گویند زیرا آنچہ در علم معلوم اند و مُمْتَنِعُ الْوُجُوْدِ آنرا گویند کہ خدای تعالیٰ را شریک نیست آنچ مُمْتَنِعُ الْوُجُوْدِ است ۔ای عزیز! طالب را باید کہ ہمیشہ اوقات مع اللہ صرف کند وکل انفاس۔

بیت:

انفاس زندہ دار اگر مرد عاقل   کان ہر دو کون ملک تو گیرد بیک نفس

وہفت اندام خود را در طلب معبودی قرار گرداند و دنیا را در دل خود تلف کند و زبانِ خود را از گفتن حدیث دنیا پاک کند و روح خود را با حق تعالیٰ انس گیرد تا بمقام محبوبیت رسد کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ ای عزیز! طالب را باید کہ بداند ہر چہ وجود اصلی است ہرگز معدوم نشود اَلْوُجُوْدُ مَوْجُوْدٌ دَائِمٌ لَا فَنَاءٌ لَہٗ اَبَدًا اَلْمَعْدُوْمُ دَائِمٌ لَا بَقَاءٌ لَہٗ و بدانی کہ فنا چیست اَلْفَنَاءُ ھُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ ذَاتِہٖ ھُوَ لَا فَاعِلٌ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰہُ اِذَا بَلَغَ الطَّالِبُ فِیْ ھٰذِہِ الْمَنْزِلَۃِ فَلَا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یَبْقٰی بَقَائُہٗ اِلَّا ھُوَ

ای عزیز! طالب را باید کہ خود را مخلوق و مقدور و مامور و منظور و مرزوق حق تعالیٰ داند بر حکم احکم الحاکمین راضی باشد و مسرور باشد۔ و رضائے خالق بر رضا مخلوق مختلف اند، گاہی قسمت بر سراست و گاہی بر ضعف و گاہی بر تنگی و گاہی بر فراخی، باید کہ ہمہ چیز از حق تعالیٰ بداند و ہر چہ از حق تعالیٰ بیاید بر سر از جان بستاند و بر آن قانع شود بلکہ مسرور۔ آنکہ مقام مع اللہ تعالیٰ باشد روزی شود و درمیان صابران گردد کما قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

و در سلوک سید مغربی جمال علوی رحمتہ اللہ علیہ مسطور است کہ اگر مردم ارادت مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کنند موجب شرک است وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ

ای عزیز! چون طالب بعنایت اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ بر سر و بنیاد گردد کہ جلال مرکب جمال است پس باید کہ خود را در جلال گزار کند تا در جمال اللہ نیست گردد بفضل اللہ۔ آفتاب جلال است بر در طالب نباید و تابش کند تا آنکہ وَکُلُّ الْوُجُوْدِ غَیْرُ اللّٰہِ شرح نگردد بعد تصفیہ قلب روزی شود کہ عکس عالم طالب در دل خود بِعَوْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی معائنہ کند۔ ای عزیز! بدانکہ اکل و شرب از آن طالب بر سہ نوع است اول اکل در شریعت دوم اکل در طریقت سوم اکل در حقیقت۔ اکل اول را باید کہ زیادِ رزاق بخورد و در طاعت معبود گذارد و اکل طریقت را باید کہ در ذات خود فکر کند و اکل حقیقت آنست اکل و شرب را باید کہ در ذات مشاہدۂ حق کند زیرا آنچہ وجود را ہیچ ممکن نیست اِلَّا بحق حقیقت، اینجا اکل ماکول در حقیقت واحد است۔

فرد:

قضا شوی فرا ز چون اصل فانی	چو دریا ہر چہ باشی میدانکہ عین آنی

اِذَا بَلَغَ الطَّالِبُ فِیْ ھٰذِہِ الْمَنْزِلَۃِ لَا مَوْجُوْدٌ اِلَّا ھُوَ ای عزیز! طالب را باید کہ در کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بی حدی استغراق کند کہ از خود فانی شود چوں مقام فنا رسد علیات را حق

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تعالیٰ برحسب مراتب مکشوف کند و محبوب و مطلوب خویش را در ذات خود بہ بیند۔ ای عزیز! چوں بعنایت اللہ تعالیٰ و بفضل اللہ تعالیٰ برین دولت رسیدی پیش تو چیزی پوشیدہ نماند۔ ای عزیز! اِذَا خَلَصْتَ عَلٰی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاَیْتَ الْمَحْبُوْبَ فِیْ ذَاتِهٖ اِذَا یَکْفِی الطَّالِبُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ اَیْ لَامَوْجُوْدٌ اِلَّا هُوَ۔ ای عزیز! مومن کرا گویند اَلْمُؤْمِنُ لَهٗ خَمْسُ عَلَامَاتٍ اَوَّلُهَا مَرَضٌ دَائِمٌ وَثَانِیْهَا حُزْنٌ دَائِمٌ وَثَالِثُهَا مَظْلُوْمٌ دَائِمٌ وَرَابِعُهَا صَبْرٌ دَائِمٌ وَخَامِسُهَا فَقْرٌ لَازِمٌ۔ وحدیث قدسی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَوْ عَلِمَ الْاِنْسَانُ مَالَهٗ عِنْدِیْ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ یَارَبِّ اَمِتْنِیْ اَمِتْنِیْ وَاَیْزَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ طَلَبُ الْمَوْلٰی فَرِیْضَةٌ وَتَرْکُ الدُّنْیَا وَاجِبٌ۔ طالب وقتی کہ غیر خدای تعالیٰ نباشد آنکہ مع الوجود خفتہ عند اللہ گردد۔ مومن کرا گویند؟ مومن را باید کہ ہیچ مخلوقی را ناحق بدست و زبان مجروح نگرداند و بدین حدیث نبویؐ کار کند اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالشَّفْقَةُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰهِ وحدیث قدسی اَلْبَعْضُ عِبَادِیْ اِلٰی مَنْ عَبَدَنِیْ خَوْفٌ عَلَیْهِمْ جَهَنَّمَ وَطَمَعَ الْجَنَّةَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ بدانی کہ کدام نماز معراج مومن است؟ مومن را باید کہ از دنیا وضو کند و از آخرت غسل و نفس خود را قربانی و در دریای فنا غوطہ زند تا مقام رسد وَهُوَ الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ۔ تکبیر تحریمہ تکبیر اولیٰ را گویند معنی تکبیر تحریمہ چیست کہ برخود حرام کردن ماسویٰ اللہ تعالیٰ۔ و شغل مومن بر سہ نوع است یکی عبادت دوم عبودیت سیوم ذات۔ عبادت چیست کہ عوض او حور و قصور و غلمان و ولدان و نعمتہا بہشت، عبودیت چیست کہ عوض او معنی ذات است و برمحبت است پس مومن را باید کہ ہم حال طالب۔ ذات چیست کہ از ارادت خود فارغ شود و بعنایت اللہ تعالیٰ و بفضل اللہ تعالیٰ بذات اللہ تعالیٰ برسد۔ ای عزیز! ہر شے را معاوضہ است پس معاوضہ ذاتِ باری تعالیٰ ذات است تا آنکہ از ذاتِ خود فانی نشود بذات اللہ تعالیٰ نرسد زیرا آنچہ فرمان دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ اِلَی اللّٰهِ۔ مومن را باید خود را منظور حق داند قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ○ فِیْهِ اِشَارَةٌ اِلَی الرُّؤْیَةِ وَهُوَ تَعَلَّمَهٗ جِبْرَائِیْلُ صَلٰوةُ اللّٰهِ اَنْ تَعْبُدَ

اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنۡ لَمۡ تَکُنۡ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ سِرًّا وَ جَھرًا درحرکات وسکنات واحوال و اقوال وافعال بندہ حق تعالیٰ پناہ است کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ومرتبہ دوم قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ پس باید کہ السَّمٰوٰتِ دل مراد است وَالۡاَرۡضِ قالب را تصور کند و بداند کہ در قالب ارادت و قدرت وعلم وخواست حق تعالیٰ محیط است باید کہ از ارادت و قدرت وعلم وحکم وامر خود بیرون آید مقام تسلیم و مسکین حق تعالیٰ روزی گرداند۔

اِعۡلَمۡ اَنَّ الۡقُرۡاٰنَ مَکۡتُوۡبٌ مِنَ الۡعَاشِقِ اِلَی الۡمَعۡشُوۡقِ۔ پس بدانکہ ای عزیز! قرآن کلام مجید خدای تعالیٰ است وکتابست منزل سوی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برآن عمل کردن وہم بدین تبلیغ رسالت کردن حق سبحانہ وتعالیٰ اورا محبوب درگاہ خود گردانید ومقصود دو جہانی کرد وشاہی دو جہانی داد وتاج عزت برسر نہاد ودرحق او فرمان شدہ لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ وَلَوۡلَاکَ لَمَا اَظۡھَرۡتُ الرَّبُوۡبِیَّۃَ۔ پس بدانکہ ای عزیز! رضای حق خدای تعالیٰ ومتابعت مصطفیٰ علیہ السلام بلک رضای خدا تعالیٰ درمتابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ ہم دران قرآنست پس کسی امروز از قرآن خود را آراستہ وروشن ومنور وشائستہ بہ رحمت حضرت نکردہ است اوکور رشد وتاریکی ومظلوم ماند پس کسی کے امروز قرآن میخواند و فراموش کند و برآن عمل نکند درحق ایشان وعید است کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا وَّنَحۡشُرُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اَعۡمٰی ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِیۡۤ اَعۡمٰی وَقَدۡ کُنۡتُ بَصِیۡرًا ○ قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتۡکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیۡتَھَا ۚ وَکَذٰلِکَ الۡیَوۡمَ تُنۡسٰی ○

ای عزیز! طالب را باید کہ دائم در ذکر اللہ باشد واز ذکر اللہ بیرون نشد وخلوت عزلت از حق اختیار کند تا استقامت بذکر اللہ تعالیٰ روزی کند واز خواطر نفی شیطان خلاص یابد ولذات وشہوات وحیوۃ دنیا کم کند ازاں ذکر اللہ تعالیٰ وحجت اللہ شیریں پس روزی بروز معرفت حق تعالیٰ حاصل وملازمت کند۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اَلذَّاکِرُ هُوَ الْخَارِجُ عَنْ ذِکْرِ مَاسِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ

بدانکہ ای عزیز! توبہ چیست اَلتَّوْبَۃُ ھُوَ الْخُرُوْجُ عَنِ الذُّنُوْبِ وَالرُّجُوْعُ اِلٰی اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالَی الْعَظِیْمُ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا۝ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ط اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا۝ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔ پس باید طالب را از تقصیرات وگناہان ماضی باشد توبہ کند و از معصیت بیرون آید پس ہفت اندام خود گردِ معصیت گشتن ندہد و شبان روز راعی ہفت اندام خود باشد گردِ معصیت گردیدن ندہد۔ چوں بعنایت اللہ برآن استقامت شود پس از تقصیرات و معصیتی خلاصی یابد در اقوال و در احوال و در افعال ہر چہ از وصادر شود ہمہ حسنات باشد۔

ای عزیز! بدانکہ توبہ بر سہ نوع است یکے توبہ دوم انانیت سیوم رویت پس باید بدانکہ توبہ چیست۔ طالب را باید کہ نخستین دریں مثنوی عمل نماید۔ مثنوی:

ای وجود تو ہست دیگ لذیذ — چاشنی دار او زبان عزیز
گفتم دیگ گر بود بیا! — کہ سوئے دیگ شر نمی برید
بی باک اوّل اُو را آب توبہ بشوید — چوں شود پاک نام ای روئے گوید

باید کہ تن خود را از حظوظ و لذت دنیا پاک کند کہ زبان خود را از گفتن حدیث غیر دوست پاک کند و دل خود را از محبت سوای پاک کند و سِرّ خود را از رضائے نفس پاک کند پس بہ عنایت اللہ از معصیت صغیرہ و کبیرہ و تقصیرات و دائم سوئے طلب حسنات آید۔ پس روح از قید نفس خلاصی یابد و سوی مقام علیین پرواز کند و سیر الی اللہ تعالیٰ بفضل اللہ تعالیٰ روزی شود توبہ اینست۔

بدانکہ انانیت چیست طالب را باید کہ از غیب حضور آید و ہمہ حال خود را ظاہر و باطن منظور و مقدور و مرزوق مخلوق حق تعالیٰ داند پس از خود بینی خلاصی یابد چنانچہ گفتہ اند کہ خود بین خود را نہ بیند چوں از خود

بینی خلاص یافتہ پس مقام فنا حاصل شود ۔ چوں طالب بمقام فنا برسد حق تعالی بکرم خویش علم الیقین و رویت قلب روزی کند پس در ذات خویش وکل منظورات مشاہدہ حق تعالی کند انانیت اینست ۔

پس بدانکہ ای عزیز! رویت چیست طالب را باید کہ خود بحق آید یعنی مرتبہ پیش آید و بر سر ازاں بگذرد و نظر نہ کند و مرتبہ عالی طلب کند تا از سیر باز نماند چنانچہ حضرت مصطفیٰ علیہ السلام را روزی ہفتاد درجہ ترقی شدی سلطان انبیا از سیر باز ماندی و مقام عالی خواستندی ۔ طالب را باید کہ مقام پیش آید بر آں اقامت نکند و قانع نشود پس حق سبحانہ وتعالی کمال ہمت روزی کند تا بذات اللہ برسد رویت اینست ۔

مشاہدہ چیست اَلْمُشَاھَدَۃُ ھُوَ الْفِرَاغُ النَّفْسِ وَ الشَّیْطٰنِ پس باید بدانکہ ای عزیز مجاہدہ چیست؟ طالب را باید کہ شب و روز با نفس و شیطان غزا کند و نفس خود را ہیچ مرادی نرساند تا بمراد گرداند تا از شیطان خلاصی یابد و حق تعالی در کشاید و حضور مع اللہ روزی شود ۔ بعضی گفتہ اند اَلْمُجَاھَدَۃُ ھُوَ الْاَکْلُ وَ النَّوْمُ وَ الْغِنَاءُ وَ الْفَقْرُ پس بدانکہ ای عزیز! طالب را باید کہ غنا و فقر اختیار کند بدانکہ غنا و فقر چیست اَلْغِنَاءُ اِنْقِطَاعُ الطَّمَعِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ اَیْ ھُوَ الْمُسْتَغْنِیْ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْغِنَاءُ ھُوَ التَّجْرِیْدُ وَ تَفْرِیْدُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا تَخْرُجُ حدیث قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِیَامُہٗ بِاللَّیْلِ وَ عِزَّۃُ الْمُؤْمِنِ اِسْتِغْنَاءُ عَنِ النَّاسِ وَالْفَقْرُ الْحَقِیْقِیْ ھُوَ الْمُرْشِدُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لِطَالِبِ

بدانکہ ای عزیز! در شب معراج چوں جبرائیل صلوٰۃ اللہ علیہ حضرتؐ را گفت یا رسول اللہ! ہیچ مقام ازین بالاتر نیست کہ حق سبحانہ وتعالی بفضل خویش فقر را برگیرد و بمقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی رساند قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ

و در رسالہ عربیہ مسطور است قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ قُلْ لِاَصْحَابِکَ وَاَحْبَابِکَ مَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ صُحْبَتِیْ فَعَلَیْہِ بِالْفَقْرِ ۔ بدانکہ ای عزیز! فقر چیست یعنی اَلشَّیْئُ اَوْ لَا شَیْئُ بے نیاز باشد پس بہشت را آرزوئے کند اَلْمُؤْمِنُ مُلُوْکُ الْجَنَّۃِ اینست ۔ پس بدانکہ ای عزیز! اَلْمُؤْمِنُ

اَنِیْسُ الرَّحْمٰنِ کرا گویند کہ زبان بذکر اللہ تعالیٰ کافی باشد ہفت اندام او را کافی شدہ باشد اینست متابعت رسول اللہ علیہ السلام و دل او با اُنس اللہ تعالیٰ کافی شدہ باشد اَلْمُؤْمِنُ اَنِیْسُ الرَّحْمٰنِ اینست ۔پس بدانکہ ای عزیز! اَلْمُؤْمِنُ خَوَاصُ الرَّحْمٰنِ چیست کہ جسم او با جسمانیاں باشد و روح او با روحانیاں باشد و سرّ او با حق سبحانہٗ و تعالیٰ مشرف باشد۔ وجہ دوم چیست کہ درایت باشد این متابعت النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمُؤْمِنُ خَوَاصُ الرَّحْمٰنِ اینست و روح او با ملکوت باشد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

"تلمیذ الرحمٰن" سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوُ رحمتہ اللہ علیہ کی نادر و نایاب تصنیفِ مبارکہ ہے جس کا ترجمہ اس سے قبل مارکیٹ میں دستیاب نہیں۔ اس کتاب میں حضرت سخی سلطان باھوُ رحمتہ اللہ علیہ نے روحانی منازل کو طے کرنے اور فنا کے مراحل سے گزر کر اللہ پاک کا انتہائی قرب و وصال پانے کے متعلق نہایت ہی خوبصورت اور منفرد انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ طالبانِ مولیٰ کی صفات و خصوصیات اور راہِ فقر پر چلنے سے متعلق بے شمار تعلیمات اس کتاب میں یوں بیان کی گئی ہیں گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہو۔

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

≡ سُلطان الفقر ہاؤس ≡

4-5/A ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-2220-10-1

Rs: 199

www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
email: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوُ رحمتہ اللہ علیہ

تلمیذ الرحمٰن (اردو ترجمہ مع فارسی متن)